Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## باب نمبر 1

# پاکستان کی نظریاتی اساس

سوال 1: قائدِ اعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔ لاہور بورڈ (09-2008ء)

جواب: نظریہ:

نظریہ سے مراد وہ مقصد ہوتا ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے کوئی تحریک چلائی جائے اس مقصد کو قوموں کے افراد اپنی زندگیوں سے بھی زیادہ عزیز جانتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اگر فلسفے میں تصورات کے ساتھ ساتھ لائحہ عمل کو بھی شامل کر لیا جائے تو اُسے نظریہ یا آئیڈیالوجی کہتے ہیں۔

''نظریہ عام طور پر کسی تہذیبی، سیاسی، معاشی یا معاشرتی تحریک کے ایسے لائحہ عمل کو کہتے ہیں جو حالات و واقعات کی روشنی میں کسی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جائے''۔

**نظریہ پاکستان کا مفہوم:**

عام طور پر نظریۂ پاکستان (آئیڈیالوجی آف پاکستان) اور اسلامی نظریہ حیات (اسلامک آئیڈیالوجی) کو ہم معنی قرار دیا جاتا ہے۔ بلاشبہ اسلامی نظریۂ حیات نظریہ پاکستان کی اساس ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ نظریۂ پاکستان سے مراد برصغیر جنوبی ایشیا کے تاریخی تناظر میں مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد پر ہندوؤں سے الگ قوم ہیں۔ اسلامی نظریۂ حیات کے مفہوم کی روشنی میں درج ذیل اصولوں کو نظریۂ پاکستان کے بنیادی عناصر قرار دیا جا سکتا ہے۔

1۔ اسلامی عقائد 2۔ اسلامی عبادات 3۔ قرآن اور اسوہ رسول اللہ کی روشنی میں قانون کی حکمرانی

4۔ عدلِ اجتماعی 5۔ اخوت و مساوات 6۔ رواداری

**نظریۂ پاکستان قائداعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں:**

تاریخ میں کچھ ایسی شخصیات ملتی ہیں جنہوں نے قوموں کی تقدیر کو بدل کو رکھ دیا قائداعظم محمد علی جناح برصغیر میں ان شخصیتوں میں سے ایسا کردار ہیں جنہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔ قائداعظم نے انگریزوں اور ہندوؤں کی چالاکیوں اور شاطرانہ چالوں کا اکیلے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور الگ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریہ کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔

1۔ **جداگانہ قومیت کا تصور:**

آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا: ''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے ایک الگ قوم ہیں وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی کامل ترین نشوونما کریں اور اس مقصد کیلئے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں''۔

2۔ **اسلام اور ہندومت دو متصادم معاشرتی نظام:**

قائداعظمؒ نے فرمایا کہ ''اسلام اور ہندو دھرم دو مذاہب ہی نہیں بلکہ یہ دو معاشرتی نظام ہیں۔ لہٰذا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مشترکہ قومیت تصور کرنے والے خوابوں کی دنیا میں بستے ہیں اور ان دونوں میں کبھی بھی اشتراک ممکن نہیں ہے۔ میں واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ ہندو اور مسلمان دو

الگ الگ اور مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھتے ہیں ان تہذیبوں کی بنیاد ایسے تصورات اور حقائق پر رکھی گئی ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں بلکہ اکثر باہم متصادم رہتے ہیں۔"

**3۔ قراردار لاہور کا خطبۂ صدارت:**

قرارداد لاہور 23 مارچ 1940ء کو منظور ہوئی جس میں قائداعظمؒ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا: "ہندو اور مسلمان دونوں الگ الگ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور جو مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں قوموں کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ ایک اقلیت اور دوسری اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ لہٰذا برطانوی حکومت کے لئے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔"

**4۔ پاکستان کی موجودگی:**

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائدِ اعظم نے فرمایا کہ پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے۔ شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے۔ ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاست قائم ہونی چاہیے تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

**5۔ ہندو مسلم عدم اشتراک ایک حقیقت:**

قائداعظمؒ نے نومبر 1946ء میں اپنی ایک تقریر کے دوران ارشاد فرمایا کہ "ہم مسلمان، ہندوؤں سے ہر چیز میں مختلف ہیں۔ تہذیب وتمدن، تاریخ وزبان، طرز تعمیر، خوردونوش، معاشرت اور لباس غرضیکہ ہر چیز میں ہندوؤں سے مختلف ہیں۔ صرف ووٹ ڈالنے کی صندوقچی میں ہندو اور مسلمان ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے"

**6۔ پاکستان ایک ابدی حقیقت:**

مارچ 1944ء کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں قائداعظمؒ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

یہ ایک ابدی حقیقت ہے کہ پاکستان دراصل اسی دن وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ سابقہ قوم کا فرد نہیں رہا بلکہ وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد بن گیا۔

**7۔ مغرب کا معاشی نظام، اسلام اور قائداعظمؒ:**

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظمؒ نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا "مغرب کا معاشی نظام انسانیت کیلئے ناقابل حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو"۔

غرض قائدِ اعظمؒ نہ صرف دو قومی نظریہ کے حامی تھے بلکہ آپ مسلمانوں کی الگ ریاست کے زبردست خواہاں تھے۔ بلاشبہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کا قیام آپ کی خداداد صلاحیتوں کا نتیجہ تھا۔ آپ پاکستان کو سیاسی، معاشی اور تمدنی لحاظ سے ایک مضبوط ملک دیکھنا چاہتے تھے۔

**8۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات:**

ایک دفعہ آپؒ نے ارشاد فرمایا "اسلام چند مذہبی رسوم کا نام نہیں بلکہ وہ روزمرہ زندگی کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات رکھتا ہے" آپؒ کا یہ ارشاد آپ کی اسلام اور اسلامی نظریہ حیات سے وابستگی کا کھلا ثبوت ہے۔

TopStudyWorld.com

سوال 2: نظریہ پاکستان کے عناصر کی تفصیل بیان کیجئے۔ لاہور بورڈ (2007)

جواب: نظریہ:

نظریہ سے مراد وہ مقصد ہوتا ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے کوئی تحریک چلائی جائے اس مقصد کو قوموں کے افراد اپنی زندگیوں سے بھی زیادہ عزیز جانتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اگر فلسفے میں تصورات کے ساتھ ساتھ لائحہ عمل کو بھی شامل کر لیا جائے تو اُسے نظریہ یا آئیڈیالوجی کہتے ہیں۔

''نظریہ عام طور پر کسی تہذیبی، سیاسی یا معاشرتی تحریک کے ایسے لائحہ عمل کو کہتے ہیں جو حالات و واقعات کی روشنی میں کسی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جائے''۔

نظریہ پاکستان کا مفہوم:

عام طور پر نظریۂ پاکستان (آئیڈیالوجی آف پاکستان) اور اسلامی نظریۂ حیات (اسلامک آئیڈیالوجی) کو ہم معنی قرار دیا جاتا ہے۔ بلاشبہ اسلامی نظریۂ حیات نظریہ پاکستان کی اساس ہے۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ نظریہ پاکستان سے مراد برصغیر جنوبی ایشیا کے تاریخی تناظر میں مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد پر ہندوؤں سے الگ قوم ہیں۔ اسلامی نظریۂ حیات کے مفہوم کی روشنی میں درج ذیل اصولوں کو نظریۂ پاکستان کے بنیادی عناصر قرار دیا جاسکتا ہے۔

نظریہ پاکستان کے عناصر:

نظریہ پاکستان کی بنیاد مندرجہ ذیل عناصر پر رکھی گئی ہے۔

1۔ عقائدِ اسلامی
2۔ عبادات اسلامی
3۔ قانون کی حکمرانی (قرآن وسنت کی روشنی میں)
4۔ عدل اجتماعی
5۔ اخوت اور مساوات
6۔ رواداری

1۔ عقائدِ اسلامی:

سات چیزوں پر پختہ اور کامل یقین رکھنے اور ان کو اپنی عملی زندگی میں شامل کر لینے کا نام عقائد ہے۔ ان میں عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، عقیدہ آخرت، عقیدہ ملائکہ، عقیدہ کتب، عقیدہ تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے پر یقین رکھنا ہے اور اسی کو ایمان کہتے ہیں۔

(i) توحید:

توحید کا مطلب ہے کہ اللہ ایک ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ وہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں وہ قادرِ مطلق ہے اور دنیا میں انسان اس کا خلیفہ اور نائب ہے جبکہ تمام کے تمام اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے۔ لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان اپنی طاقت کے مطابق عمل کرے اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دے۔

(ii) رسالت:

اسلام کا دوسرا عقیدہ رسالت ہے جس کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے اور اس بات پر ایمان لانا کہ حضرت محمدﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کیلئے جہاں توحید کا اقرار لازمی ہے وہاں رسالت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ رسول اللہﷺ کی تعلیمات وحی الٰہی پر مشتمل ہیں اللہ اور رسول اللہﷺ کے احکامات کی پیروی سرچشمۂ ہدایت ہے۔ آپﷺ کی تعلیمات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

**(iii)** آخرت پر ایمان:

آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جس دنیا میں ہم رہ رہے ہیں۔ یہ اعمال کی دنیا ہے جبکہ ایک اور دنیا موت کے بعد کی ہے۔ ایک دن اللہ تعالیٰ اس تمام کائنات کو ختم کر دے گا۔ اور تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا وہ دن آخرت کا دن ہوگا۔

**(iv)** فرشتوں پر ایمان:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ یہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے اور اُس کے احکامات بجالاتے ہیں اور اللہ نے جو ذمہ داریاں ان کو سونپ رکھی ہیں انہیں پورا کرتے رہتے ہیں۔

**(v)** آسمانی کتابوں پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی رہنمائی کے لیے چار آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل کیے۔ یہ کتابیں تورات، زبور، انجیل اور قرآن پاک ہیں۔ یہ تمام کتابیں برحق اور سچی ہیں۔ لیکن اس وقت صرف قرآن پاک ہی محفوظ کتاب ہے۔ باقی سب کتابیں اپنی اصلیت کھو چکی ہیں۔

**(vi)** عقیدہ تقدیر:

عقیدہ تقدیر سے مراد ہے کہ انسان کی عملی زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ چاہے وہ اچھا ہے یا برا سب انسانوں کے فائدے کے لئے ہے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ زندگی، موت، رزق کی تنگی سے فراوانی تک سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے وابستہ ہیں۔

**(vii)** مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان:

اس بات پر ایمان رکھنا بھی انسان کے لئے ضروری ہے کہ انسانوں اور جنوں کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ وہ دن آخرت یعنی یوم الحساب ہوگا۔ جس دن انسان کی دنیاوی زندگی کی بنا پر اسکی اُخروی زندگی کا فیصلہ ہوگا۔

**(2)** عبادات:

توحید و رسالت کا اقرار اسلام کا پہلا رکن ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عبادات کی خلوصِ دل سے ادائیگی ضروری ہے۔

**(i)** نماز:

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز اہل ایمان پر دن میں پانچ مرتبہ فرض کی ہے۔ جن کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے۔ دراصل اقامت نماز دین کا وہ نمونہ ہے جس کا ہر روز پانچ مرتبہ مظاہرہ ہوتا ہے۔

**(ii)** روزہ:

اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے۔ روزہ ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور اسے تقویٰ کا ذریعہ بتایا ہے۔

**(iii)** زکوٰۃ:

زکوٰۃ اسلام کا چوتھا رکن ہے زکوٰۃ اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ یہ ایک مالی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ نے امیروں کی دولت میں سے غریب بھائیوں کے لیے حصہ رکھا ہے۔ یہ دولت کو گردش میں رکھتی ہے اور غریب کو غریب تر اور امیر کو امیر تر بننے سے روکتی ہے۔

**(iv)** حج:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک بار حج فرض کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان مکہ میں اللہ کے گھر خانہ کعبہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں۔ ایک لباس، ایک پکار لبیک **اللھم لبیک** کے ذریعے اتحاد اور

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

بھائی چارے کی ایسی مثال قائم کرتے ہیں جو دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

**(v) جہاد:**

اسلام میں لفظ جہاد کو بڑی اہمیت حاصل ہے جہاد جہد سے ہے۔ جس کے معنی مسلسل کوشش کے ہیں۔ جبکہ دینی اصطلاح میں مال اور جان کی قربانی دینا جہاد ہے۔ یعنی وہ قربانی وایثار جو اسلام کی سربلندی، حفاظت اور اشاعت کے لیے دی جائے۔ جہاد کی بہت سی قسمیں ہیں۔ جن میں جہاد بالعلم، جہاد بالمال، جہاد بالنفس وغیرہ شامل ہیں۔ سب سے افضل جہاد جان کی قربانی ہے۔ جس کا انعام یہ ہے کہ شہید مر کے بھی زندہ رہتا ہے جہاں تک اسلامی عبادات اور جہاد کا تعلق ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ تمام عبادات جہاد کی تربیت وتیاری اور جذبہ شہادت کی نشوونما کا ذریعہ ہے۔

## 3۔ قانون کی حکمرانی:

قانون کی حکمرانی اسلام کے اجتماعی نظام کی بنیادی خصوصیت ہے۔ اسلام میں قانون کا حقیقی سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو قرار دیا گیا۔ ان کو اعلیٰ اللہ کا قانون کائنات پر چلتا ہے۔ انسان اللہ کے قانون کو نافذ کرتا ہے اور اسلام کا اولین اصول یہ ہے کہ تمام انسان برابر ہیں کوئی بھی انسان نسل، خاندان، مال ودولت کے اعتبار سے قانون سے بری نہیں ہے۔ نبیؐ کے سامنے ایک عورت فاطمہ بنت مخزوم کی سفارش کی گئی تو آپؐ نے کہا کہ تم سے پہلے قومیں اسی وجہ سے تباہ ہوئیں کہ جب کوئی کمزور جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی اور اگر کوئی طاقتور جرم کرتا تو اسے معاف کر دیا جاتا۔ آپؐ نے اس چور کے ہاتھ کٹوا دیے اور فرمایا: ''خدا کی قسم اس کی جگہ فاطمہ بنت محمدؐ بھی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔''

## 4۔ اخوت اور مساوات:

اسلام میں اخوت اور مساوات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اخوت کا مطلب بھائی چارہ ہے۔ فرمان الٰہی ہے کہ ''مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔'' تمام مسلمان آپس میں محبت وشفقت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اخوت کی بہترین مثال ہجرت مدینہ کے موقع پر دیکھنے کو ملی۔ اللہ تعالیٰ نے اخوت کے جذبے کو ترقی دینے کیلئے حقوق العباد پر زور دیا ہے۔

مساوات کا مطلب برابری ہے۔ اسلامی معاشرے میں تمام انسان برابر ہیں برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ ہندوازم کی طرح رنگ و نسل، ذات پات کا اسلام قائل نہیں ہے۔ نبیؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے تم سب آدم کی اولاد ہو گورے کو کالے پر عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ فوقیت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

مسجد اس کی عملی صورت ہے جہاں سب ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(اقبال)

## 5۔ عدل وانصاف:

عدل وانصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرہ میں ہر کسی کو اُس کا حق ملے۔ جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہوگا وہاں معاشرے کی دوسری برائیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ اور کوئی کسی کا حق غصب نہیں کرے گا۔ سزا کے خوف سے بے ایمانی یا ناانصافی کا مرتکب نہیں ہوگا۔ عدل وانصاف کی زندگی کے ہر شعبے میں ضرورت ہے لیکن اس کا نفاذ عدالتی نظام کی ذمہ داری ہے۔ عدلیہ کی آزادی اسلام کا خاصا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

حضورؐ نے فرمایا: ''جو قوم عدل و انصاف کو ترک کر دیتی ہے۔ تباہی و بربادی اُس کا مقدر بن جاتی ہے۔'' حضورؐ نے عدل و انصاف کی لازوال مثالیں چھوڑی ہیں، جس میں مسلم اور غیر مسلم کا کوئی امتیاز نہ تھا۔

6۔ رواداری:

''دین میں کچھ جبر نہیں'' کسی کی دل آزاری نہ کی جائے اسلام میں ہر شخص کو مکمل مذہبی آزادی ہے۔

**سوال 3: ہندوستان میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب تحریر کریں۔ لاہور بورڈ (2007 - 2006)**

جواب:

برصغیر میں مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار سال تک حکومت کی۔ جب مسلمانوں نے سستی اور کمزوری کا مظاہرہ کیا تو ہندوؤں، سکھوں، مرہٹوں اور انگریزوں نے ان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی حکومت کو ختم کر دیا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی اسلامی حکومت کے زوال کے اسباب درج

(vi) نااہل اور کمزور جانشین:

1707ء میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد اس کے نااہل اور کمزور جانشین وسیع سلطنت کو سنبھال نہ سکے۔ بنگال، دکن اور اودھ کے گورنروں نے خود مختار ریاستیں قائم کر لیں جس سے مرکزی حکومت کمزور ہو گئی اور اس کی آمدنی بھی گھٹ گئی۔ ان حالات میں مغل بادشاہوں کے لیے ملکی دفاع کی خاطر بڑی فوج رکھنا مشکل ہو گیا۔

2۔ مذہب سے روگردانی:

مسلمان برصغیر میں اسلامی روایات کے ساتھ داخل ہوئے تھے۔ اسلامی معاشرہ ہر قسم کی برائیوں سے پاک تھا لیکن مسلمانوں نے آہستہ آہستہ ان اصولوں سے انحراف شروع کر دیا اور ان میں غیر اسلامی طور طریقے رواج پا گئے جو مسلمانوں کے زوال کا سبب بنے۔ وہ جنگوں کی سختیوں اور طوالت سے گھبرانے لگے۔ بدنظمی اور بدعنوانی عام ہو گئی۔

3۔ بیرونی حملے:

1739ء میں نادر شاہ نے برصغیر پر حملہ کر کے مغل بادشاہ محمد شاہ رنگیلا کو کرنال کے مقام پر شکست دی اور دہلی میں قتل عام کا حکم دے کر خون کی ندیاں بہا دیں۔ نادر شاہ کے قتل کے بعد افغانستان میں احمد شاہ ابدالی نے خود مختار حکومت قائم کر لی۔ اس نے برصغیر پر کئی حملے کیے اور مغلیہ سلطنت کی رہی سہی ساکھ بھی ختم کر دی۔

4۔ تخت نشینی کے لیے جنگیں:

مسلمان حکومتوں میں تخت نشینی کا کوئی واضح اصول نہ تھا۔ جب ایک بادشاہ مر جاتا تو اس کے بیٹوں کے درمیان تخت نشینی کے لیے جنگ چھڑ جاتی تھی۔ تخت کے حصول کے لیے خانہ جنگیوں نے مسلم حکومت کو بہت کمزور کر دیا اور ایسی لڑائیوں میں کئی شہزادے، امراء اور تجربہ کار سپہ سالار جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔

5۔ نئی ایجادات سے ناواقفیت:

سترھویں اور اٹھارہویں صدی میں یورپ میں کئی علمی انقلاب آئے اور جدید علوم کے ذریعے نئے راستے تلاش کیے گئے۔ نئی ایجادات کے ذریعے مغربی دنیا میں سائنس نے طریقہ جنگ کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے بندوق اور توپ کا استعمال شروع کر دیا لیکن مسلمانوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی اور وقت کے تقاضوں کا ساتھ نہ دیا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

6۔ جذبۂ جہاد کی کمی:

برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ جذبۂ جہاد کی کمی تھی۔ مسلمانوں کی حکومت جذبۂ جہاد کی بدولت قائم ہوئی تھی۔ جذبۂ جہاد جو مسلم حکومتوں کی قوت کا اصل سرچشمہ تھا بتدریج ختم ہوگیا۔ اور اسلامی فوج میں دشمن سے ٹکرانے کا حوصلہ نہ رہا۔

7۔ کاہلی اور آرام طلبی:

مسلمان حکمران آرام پسند اور کاہل ہوگئے تھے۔ وہ عیش و عشرت میں مگن رہتے میدان جنگ میں بھی پالکیوں میں بیٹھ کر جاتے یوں کاہلی اور آرام طلبی نے فوجی صلاحیتوں کو بھی کمزور کردیا۔

8۔ امراء کی مفاد پرستی:

امراء ایرانی اور تورانی گروہوں میں تقسیم تھے۔ ان میں خود غرضی اور مفاد پرستی عام ہوگئی تھی جو مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ تھی۔

9۔ ہندوؤں کی سازشیں:

مغل بادشاہ اکبر نے ہندوؤں کی دلجوئی میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اس نے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچا کر ہندوؤں کو خوش کیا۔ ان کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔ ان اقدامات سے ہندوؤں کے حوصلے بڑھ گئے اور وہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔

10۔ بحری قوت کی عدم موجودگی:

مغل حکمرانوں کے دور میں یورپی اقوام کے بحری بیڑے دنیا بھر کے سمندروں میں منڈلانے لگے لیکن مغل حکمرانوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی۔ مغلوں کی بحری قوت کی عدم موجودگی میں پرتگیزیوں، انگریزوں، اور فرانسیسیوں نے ساحلی علاقوں میں اپنے قدم جما لیے۔

11۔ مرہٹوں اور سکھوں کا عروج:

مغل حکمرانوں کی کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر دکن میں مرہٹوں نے زور پکڑا اور وہ دہلی تک پہنچ گئے۔ انہوں نے دہلی کو کئی بار لوٹا۔ پنجاب میں سکھوں نے طاقت پکڑی اور پنجاب کا امن و امان تباہ کردیا جبکہ آگرہ اور دہلی میں جاٹوں نے شورش برپا کردی۔

12۔ اخلاقی انحطاط:

بادشاہ اور امراء عیش و عشرت میں پڑ کر ناکارہ ہوگئے تھے۔ حکمرانوں کے کردار میں وہ صفات ختم ہوگئیں تھیں جو ماضی میں حکمرانوں کی زندگی کا حصہ تھیں۔ بدنظمی، بدعنوانی اور رشوت ستانی عام تھی۔ جس کی وجہ سے ملک کی اخلاقی حالت تباہ ہوگئی تھی۔

13۔ درباری سازشیں:

اورنگزیب کے نااہل جانشینوں کے باعث دربار سازشوں کا اکھاڑہ بن گیا۔ وزراء اور امراء کلیدی آسامیوں پر فائز ہوگئے۔ وہ اپنی اجارہ داری قائم کرنے میں مصروف ہوگئے جس کی وجہ سے انتظامِ سلطنت درہم برہم ہوگیا۔

14۔ انگریزوں کی آمد:

انگریز تجارت کی غرض سے برصغیر میں داخل ہوئے تھے۔ یہاں کا کمزور سیاسی نظام دیکھ کر پہلے اُنہوں نے 1757ء کی جنگ پلاسی میں نواب سراج الدولہ کو شکست دے کر بنگال پر قبضہ کیا پھر 1799ء میں ٹیپو سلطان کو شہید کرکے میسور پر قابض ہوئے۔ بعدازاں 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد پورے برصغیر پر قابض ہوگئے۔

15۔ فوجی کمزوری/فوجی قوت کا فقدان:

مغل فوج کا کردار بہت گر گیا تھا۔ سپہ سالار پالکیوں میں بیٹھ کر میدان جنگ میں جاتے۔ دکن میں اورنگ زیب عالمگیر کو طویل جنگ لڑنی

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

پڑی جس کے نتیجے میں فوج بہت کمزور ہوگئی جو زوال کا سبب بنا۔

**16۔ اکبر کی مذہبی پالیسی:**

اکبر نے ''دینِ الٰہی'' کے نام سے نیا دین متعارف کرایا۔ اور خود کو ظلِ الٰہی کا خطاب دیا ہندو خواتین سے شادیاں کیں اور ہندوؤں کو دربار میں اعلیٰ عہدے دیئے جس سے یہ لوگ مسلمانوں کی اندرونی کمزوریوں سے واقف ہو گئے اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر کے حکومت کو کمزور کرنے لگے۔

**17۔ صوبوں کی خودمختاری:**

مختلف صوبوں کے گورنروں نے صوبائی خودمختاری حاصل کر لی تھی جس کی وجہ سے حکومت کی آمدنی کم ہوگئی اور سرکاری خزانہ عیش و عشرت کی نذر ہو گیا۔ بہادر شاہ جیسے حکمران انگریزوں کے وظیفہ خوار بن گئے۔

**18۔ رقص و سرور کے دلدادہ:**

مسلمان بادشاہ اور شہزادے رقص و سرور کے دلدادہ تھے۔ درباروں میں کنیزیں، رقاصائیں، بھانڈ، ڈھوم، میراثی ہر وقت موجود رہتے اور انھیں جاگیریں اور انعامات دیے جاتے۔ شراب کے جام چلتے اور دوسری خرافات بھی عام تھیں۔

**حاصلِ کلام:**

مندرجہ بالا نکات سے یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کے سنہری اصولوں سے غفلت برتنے اور دورِ جدید کے تقاضوں کا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے مسلمان زوال کا شکار ہوئے اور اپنا ایک ہزار سالہ اقتدار کھو بیٹھے۔ غلامی ان کا مقدر بنی اور بعد کی نسلوں میں خون خرابہ انہی کی کارستانیوں کا نتیجہ تھا۔

**سوال 4: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔** (لاہور بورڈ 06-04-03-2002ء)

(الف) ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت (ب) اسلامی نظریہ اقتدار اعلیٰ (لاہور بورڈ 2010)

**جواب: (الف) ہندوستان میں مسلم حکومت کا قیام:**

**عرب تاجروں کی آمد:**

اسلام سے قبل عرب کے تاجر برصغیر میں تجارت کی غرض سے آتے تھے۔ وہ ہندوستان میں خوشبوئیں اور مصالحہ جات برآمد کرتے تھے۔ ظہورِ اسلام کے بعد ان تاجروں نے بھی اسلام قبول کر لیا اور برصغیر میں اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ عرب تاجر پہلے ہی اپنی مخصوص عادات و اطوار کی وجہ سے مقامی لوگوں میں مقبول تھے۔ قبولِ اسلام نے ان میں اخلاقیات کی عمدہ صفات پیدا کر دیں۔ ان سے متاثر ہو کر آہستہ آہستہ ہندوؤں نے بھی مسلمان ہونا شروع کر دیا اور یوں برصغیر میں اسلامی معاشرے کی بنیاد پڑ گئی۔

**اشاعتِ اسلام میں مسلم صوفیاء اور علماء کا کردار:**

اشاعتِ اسلام کے حوالے سے مسلم صوفیاء اور علماء نے اہم کردار ادا کیا۔ ان کی پاکیزہ زندگیاں، بلند کردار اور حسنِ اخلاق اسلام کے اصولوں کو متعارف کرانے میں بڑے مدو معاون ثابت ہوئے۔ اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں جن بزرگوں نے خدمات انجام دیں۔ ان میں حضرت علی ہجویریؒ المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ، شیخ اسماعیلؒ لاہوری، حضرت سخی سرورؒ، خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ، لال شہباز قلندرؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ اور شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ قابلِ ذکر ہیں۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

## مسلمان حملہ آور:

### i) محمد بن قاسم:

712ء میں محمد بن قاسم نے دیبل اور اس سے آگے سندھ کے وسیع و عریض علاقے کو فتح کر کے یہاں کے حکمران راجہ داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کی آمد سے سندھ میں مبلغین اسلام کی آمد بھی شروع ہو گئی۔ محمد بن قاسم کے کردار اور اسلام کی انسان دوستی کو دیکھ کر مقامی لوگوں نے اسلام قبول کیا اور یوں برصغیر میں اسلام کی جڑیں مضبوط ہونے لگیں۔ محمد بن قاسم کو 715ء میں واپس بلا لیا گیا۔ اور یزید بن کبیثہ کو حکمران مقرر کیا گیا۔

### ii) سلطان محمود غزنوی (971 تا 1030-------ابوالقاسم محمود)

گیارہویں صدی عیسوی میں سلطان محمود غزنوی نے برصغیر پر لگاتار سترہ حملے کیے پنجاب اور ملتان کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ محمود غزنوی کے حملوں سے ہندوؤں کا زور ٹوٹ گیا۔ محمود غزنوی بڑا قابل جرنیل اور بے باک مجاہد تھا۔ اس نے ہندوؤں کے مشہور و معروف مندر سومنات کو توڑ دیا۔ جس سے ایک خدا کی وحدانیت کا اسلامی تصور ہندوستان میں متعارف ہوا۔ سلطان محمود غزنوی نے برصغیر پر پہلا حملہ 998ء میں کیا۔ سلطان محمود غزنوی نے لاہور میں اپنا حاکم مقرر کیا۔ جس سے برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد پڑ گئی۔ سلطان محمود کے حملوں نے مسلمان فاتحین کیلئے فتوحات کی راہ ہموار کر دی۔

### iii) سلطان شہاب الدین محمد غوری (1175ء......1206ء محمد معزؒ الدین محمد غوری)

سلطان محمود غزنوی کے بعد ہندوستان میں اسلامی ریاست کے قیام کا سہرا شہاب الدین غوری کے سر ہے۔ سلطان محمد شہاب الدین غوری نے 1175ء میں (سلطان محمود غزنوی کی آمد کے قریباً دو سو سال بعد) ملتان پر حملہ کیا۔ اس نے بنگال، بہار اور کاٹھیاواڑ کو اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ یوں غوری کے ان حملوں نے اسلامی معاشرے کے لئے راہ ہموار کر دی۔

### iv) برصغیر میں باقاعدہ اسلامی حکومت کا قیام / قطب الدین ایبکؒ

شہاب الدین غوری کی وفات کے بعد 1206ء میں خاندان غلاماں کے بادشاہ قطب الدین ایبک نے برصغیر میں پہلی باقاعدہ اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ اس عظیم مسلم سپوت کا مزار آج بھی انار کلی لاہور میں موجود ہے۔ یہ اسلامی حکومت کسی نہ کسی طرح 1857ء تک قائم رہی۔ اسی لئے قطب الدین ایبک کو برصغیر میں پہلی باقاعدہ اسلامی حکومت کا بانی کہا جاتا ہے۔

### v) غیاث الدین بلبن (1266 تا 1287)

قطب الدین ایبک کے بعد غیاث الدین بلبن کا دور مسلمانوں کے ارتقاء اور فروغ کا دور ہے۔ بلبن کی نظر میں سلطنت کا استحکام اس کی توسیع سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ وہ ایک مدبر اور ہوش مند حکمران تھا۔ اسے ہندوستان کے عظیم حکمرانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ قطب الدین ایبک اور غیاث الدین بلبن کا تعلق خاندانِ غلاماں سے تھا۔

### vi) سلاطین دہلی (1295 تا 1526):

سلاطین دہلی کا دور علاؤ الدین خلجی سے شروع ہوتا ہے۔ جنہوں نے 1296ء میں اپنی حکومت قائم کی۔ علاؤ الدین خلجی دور میں مساوات، برابری اور انصاف اپنے عروج کو پہنچا۔ یہ ایک سنہری دور تھا۔ تغلق خاندان اسلام کے فروغ اور ارتقاء کا دور تھا اور یہ دور اسلامی اقدار کے فروغ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ برصغیر کے جنوب تک اسلام اسی دور میں پہنچا۔ اس کے بعد لودھی اور سادات خاندانوں کی خدمات بھی قابل قدر ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

(vii مغلوں کا دورِ حکومت (1526 تا 1857ء)

لودھیوں اور سادات کے بعد ظہیر الدین بابر نے ہندوستان میں مغل حکومت کی بنیاد رکھی۔ مغلوں کا ہندوستان میں دور تقریباً تین سو چھبیس سال پر محیط ہے۔ ان میں اورنگ زیب عالمگیر کا دور اسلامی تاریخ کا اہم ترین دور ہے اورنگ زیب عالمگیر کے بعد اس کے نااہل جانشین اس کی وسیع سلطنت نہ سنبھال سکے اور مختلف صوبوں میں بغاوتوں اور خلفشار کی وجہ سے ملک ٹوٹنے لگا اور یورپی اقوام پورے برصغیر پر قابض ہو گئیں۔ سراج الدولہ، ٹیپو سلطان کے بعد سید احمد شہید کی آخری کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی۔

**ہندوستان میں مسلم حکومت کے قیام کے اثرات:**

برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے ہندو معاشرے پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ مسلم حکمرانوں نے برصغیر میں سیاسی، معاشی، مذہبی اور ثقافتی نظام کو احسن طریقے سے چلایا۔ جس سے لوگوں کو انصاف ملا۔ اور لوگ خوشحال زندگی بسر کرنے لگے۔ کیونکہ سیاسی وحدت کی وجہ سے برصغیر میں تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اکٹھا کر کے ایک مرکزی حکومت کے ماتحت کر دیا۔ مرکزی حکومت کو مضبوط کیا۔ فنونِ لطیفہ نے خوب ترقی کی۔ نئے نئے فنون نے جنم لیا۔ اردو زبان معرضِ وجود میں آئی۔ کئی اہلِ علم لوگ پیدا ہوئے۔ مسلمان حکمرانوں نے برصغیر کے لوگوں کو عدل و انصاف، معاشی خوشحالی کے علاوہ معاشرتی اور ثقافتی طور پر مضبوط کیا۔

**اسلامی حکومت کا قیام:**

مسلمانوں نے برصغیر میں اسلامی حکومت قائم کی۔ جس کی بنیاد مکمل طور پر اسلامی اصولوں کے مطابق رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، فرشتوں پر ایمان، پیغمبروں پر ایمان، آخرت پر ایمان کے علاوہ عبادات، مساوات، اسلامی اخوت اور عدلِ اجتماعی جیسی اسلامی خصوصیات اس حکومت کی بنیاد تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کی قائم کردہ حکومت کو نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ غیر مذاہب میں بھی بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ جس سے لوگ اسلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

**مرکزی حکومت کا قیام:**

برصغیر میں اسلام سے قبل چھوٹی چھوٹی بے شمار ریاستیں تھیں جن کی تعداد ایک اندازے کے مطابق 450 سے بھی زیادہ تھی۔ جس سے لوگوں کو بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ مسلمانوں نے جب برصغیر میں اسلامی حکومت قائم کی تو تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو ختم کر کے ایک مرکزی حکومت قائم کی۔ مرکزی وحدت کی وجہ سے لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں آسانی ہوئی۔ صنعت و تجارت کو فروغ ملا۔

**انتظامی یکسانیت:**

مسلمانوں نے برصغیر میں انتظامی یکسانیت قائم کی جس کی وجہ سے لوگوں کو حکومتی معاملات سمجھنے میں آسانی ہوئی۔ لوگوں نے حکومتی معاملات میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ تمام لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جانے لگا۔ امیر اور غریب کا فرق ختم کر دیا گیا جس کی وجہ سے لوگوں نے اسلامی حکومت کو پسند کرنا شروع کر دیا۔

**اسلامی طرزِ زندگی:**

برصغیر کے لوگ اسلام سے قبل لباس، طرزِ رہن سہن اور خوراک کے معاملے میں مہذب نہیں تھے۔ مسلمانوں نے پہلی دفعہ برصغیر میں لباس کو سلا کر پہننے کا طریقہ متعارف کروایا۔ لوگوں کے طرزِ رہن سہن کو بدل دیا۔ لوگ تنگ اور تاریک گھروں میں رہنے کی بجائے کھلے اور کشادہ گھروں میں رہنے لگے۔ نئے نئے پکوان سامنے آئے۔ خواتین کے لباس کو مزید مہذب، جاذبِ نظر اور اسلام کے مطابق رواج دیا گیا۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

**اقتصادی خوشحالی:**

برصغیر میں مسلمان حکمرانوں نے اسلامی اقتصادی نظام رائج کیا جس کی وجہ سے ایسی پالیسیاں بنائی گئی جس کی وجہ سے غریبوں اور نادار لوگوں کی معاشی حالت بہتر ہوئی۔ عام استعمال کی چیزیں سستے داموں فروخت ہونے لگیں۔ روپیہ پیسہ صرف امیروں تک محدود ہونے کی بجائے پورے معاشرے میں گردش کرنے لگا۔ جس کی وجہ سے پورے ملک میں اقتصادی خوشحالی آئی۔

**سماجی اصلاحات:**

مسلمانوں کی حکومت سے قبل برصغیر برے رسوم و رواج میں مبتلا تھا۔ ذات پات کا نظام عام تھا۔ خصوصاً ہندو چار مختلف ذاتوں میں منقسم تھے۔ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر جن میں نمایاں ہیں۔ ویش اور شودر کو معاشرتی اور سماجی لحاظ سے انتہائی برا سمجھا جاتا تھا۔ شادی بیاہ اور مرگ کے مواقع پر کئی جاہلانہ رسومات موجود تھیں۔ مسلمانوں نے ان تمام رسومات کا خاتمہ کر کے اخوت اور مساوات جیسی سماجی اصلاحات کا نفاذ کیا۔

**علم و ادب کی سرپرستی:**

مسلمان حکمران علم و ادب کی سرپرستی کرتے تھے لہٰذا مسلمانوں کے دور حکومت میں علوم و فنون نے بے پناہ ترقی کی علم چونکہ مومن کی گمشدہ میراث ہے۔ اس لئے مسلمانوں نے علم و ہنر کے فروغ کے لئے خصوصی انتظامات کیے۔ علم کے حصول کے لئے درسگاہیں اور لیبارٹریاں قائم کی گئیں۔ جس کی وجہ سے علم کا حصول آسان اور عام ہونے لگا۔

**فنون لطیفہ کی ترقی:**

مسلمانوں کے دور میں فنون لطیفہ نے خوب ترقی کی۔ موسیقی، سائنس، لٹریچر، تعمیرات اور مصوری کے میدان میں نئی نئی راہیں تلاش کی گئیں۔ مسلمانوں کے دور میں کئی نامور ماہر تعمیرات، مصور، شاعر اور مصنف پیدا ہوئے۔ جنہوں نے فنون لطیفہ کی ترقی کیلئے بہت کام کیا۔ ان کی مہارتوں سے مسلمانوں کے روایتی فن تعمیر کے نمونوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ ڈرامہ نگاری، تھیٹر اور سٹیج نے بھی خوب ترقی کی۔

**اردو زبان کا ارتقاء:**

جہانگیر کی فوج میں کئی مذاہب اور قوموں کے افراد شامل تھے۔ جن کے اشتراک سے ایک نئی زبان اردو وجود میں آئی۔ اردو کے وجود میں آنے کی وجہ سے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے اور ان کی بات سمجھنے کا موقع ملا جس سے برصغیر نے مختصر عرصے میں ترقی کی بے شمار منزلیں طے کیں۔

**تجارت کا فروغ:**

مسلمانوں کے دور حکومت میں تجارت کو بہت فروغ ملا۔ نہ صرف اندرونی تجارت بلکہ بیرونی تجارت میں بھی بہت ترقی ہوئی دور دراز کے ملکوں سے چیزیں خریدی اور بیچی جانے لگیں۔ جس کی وجہ سے معیاری ضروریات زندگی سستے داموں مہیا ہونے لگیں۔ اور بیرونی ملکوں کو ضرورت سے زائد چیزیں فروخت کر کے زرمبادلہ کمایا جانے لگا۔ جس کی وجہ سے پورے برصغیر نے خوب ترقی کی۔

**(ب) اقتدار اعلیٰ کا مفہوم:** (لاہور بورڈ 07-03-2002ء)

اقتدار اعلیٰ سے مراد وہ اعلیٰ قوت ہے جو کسی بھی ریاست یا ملک میں سب سے برتر و عظیم تصور کی جاتی ہے۔

اقتدار اعلیٰ سے مراد کسی ریاست کی وہ سب سے اعلیٰ قوت ہوتی ہے جو ریاست کے اندر موجود تمام افراد اور اداروں کو کنٹرول کرتی ہے۔

**جدید جمہوری نظریہ اقتدار اعلیٰ:**

جدید جمہوری نظریہ کے مطابق عوام یا ان کی منتخب کردہ اسمبلی اقتدار اعلیٰ کی مالک سمجھی جاتی ہے۔ جمہوریت میں اقتدار اعلیٰ کا استعمال عوام

خود کرتے ہیں یا اُنکے اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعے اقتدار اعلیٰ استعمال کیا جاتا ہے۔ مغربی دنیا میں اقتدار اعلیٰ انسانوں کے ہاتھوں میں ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔ یعنی اس نظریہ کے تحت اقتدار اعلیٰ کا اختیار عوام یا اُن کی منتخب کردہ پارلیمنٹ کے پاس ہوتا ہے۔

**اسلام سے قبل اقتدار اعلیٰ کا تصور:**

اسلام سے قبل اقتدار اعلیٰ کے مختلف تصورات تھے۔

- ان میں ''جسکی لاٹھی اس کی بھینس'' کا تصور بھی عام تھا۔
- اس کے علاوہ اقتدار اعلیٰ کا حق۔ کسی گروہ، قوم یا قبیلہ کے پاس ہوتا تھا۔ یعنی جو طاقتور ہوتا وہی اقتدار اعلیٰ کا حق استعمال کرتا تھا۔

**اسلام کا نظریہ اقتدار اعلیٰ:**

اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ رب العالمین ہے وہی برتر و عظیم قوت ہے وہی انسان کو زندگی گزارنے کیلئے قوانین عطا کرتا ہے جس طرح قرآن اور نبی ﷺ کو نازل و مبعوث فرمایا اس طرح انسان کو اللہ کے نائب کی حیثیت حاصل ہے۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حاکم اعلیٰ ہے۔ کسی بھی ریاست میں برسر اقتدار طبقہ جو بھی طاقت استعمال کرتا ہے وہ طاقت یا اختیارات اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ ہوتے ہیں۔ انسان مطلق العنان نہیں ہوسکتا بلکہ وہ ان اختیارات کو امانت کے طور پر استعمال کرتا ہے۔

**1۔ قرآن مجید میں اقتدار اعلیٰ کا تصور:**

قرآن مجید نے اللہ کی حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ کا کئی مقامات پر ذکر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

۱۔ سورۂ یوسف میں ارشاد ہے ''حکم دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''

۲۔ بہت برکت والا ہے جس کے قبضے میں آسمان اور زمین کی بادشاہت ہے اور جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے اسی کے قبضے میں ہے۔

۳۔ اے نبی ﷺ! لوگوں کے درمیان اللہ کی وحی (قوانین الٰہی) کے مطابق فیصلے کرو اور اس قانون حق کو چھوڑ کر جو تمہارے پاس آیا ہے، لوگوں کی پیروی نہ کرو۔

۴۔ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔

۵۔ وہ لوگ جنہیں ہم زمین میں اقتدار دیں انہیں چاہیے کہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔

۶۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے حکومت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔

۷۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

**2۔ اسلامی اقتدار اعلیٰ کی خصوصیات:**

**۱۔ حاکم اعلیٰ:**

اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا حقیقی مالک ہے۔ تمام اختیارات اسی کو حاصل ہیں اور وہ سب سے اعلیٰ حاکم ہے۔

**۲۔ ابدی احکام:**

اللہ کی حاکمیت ازل سے ابد تک ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اللہ کے احکام ابدی نوعیت کے ہیں جو رہتی دنیا تک قائم رہیں

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

گے۔

۳۔ حاکم مطلق:

اللہ تعالیٰ حاکم مطلق ہے اور اس کے اختیارات ذاتی ہیں اور کسی سے مستعار نہیں لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو زوال نہیں۔

۴۔ احکامات الٰہی کا نفاذ:

اللہ تعالیٰ کے احکامات کا زمین پر نفاذ ضروری ہے۔ ورنہ دنیا شر و فساد کا اکھاڑا بن جائے۔

**پاکستان میں اقتدار اعلیٰ:**

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور یہاں پر اقتدار اعلیٰ کا نظریہ دوسرے نظریات سے مختلف ہے۔

1۔ **پاکستان ایک اسلامی ریاست:**

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جہاں اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور پاکستان کے حکمران اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے اختیارات کے تحت نظام حکومت چلاتے ہیں اور ان اختیارات کو عوام اور حکمران بطور امانت استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور وہ جو تم میں سے حکمران ہیں''۔

2۔ **قانون سازی:**

پاکستان میں کوئی قانون ایسا نہیں بن سکتا جو قرآن وسنت کی تعلیمات کے منافی ہو۔ اور پاکستان کی پارلیمنٹ اللہ کی قائم کردہ حدود میں رہ کر ملک کے لئے قانون بنائے گی۔

الغرض اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے اور وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ اس لیے حاکمیت کا اختیار بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ حکمران اُس کے نائب کی حیثیت سے تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ مطلق العنان نہیں ہو سکتے۔

**سوال 5: علامہ اقبال کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔ لاہور بورڈ (2006)**

**جواب: نظریہ:**

نظریہ سے مراد وہ مقصد ہوتا ہے جس کو حاصل کرنے کیلیے کوئی تحریک چلائی جائے اس مقصد کو قوموں کے افراد اپنی زندگیوں سے بھی زیادہ عزیز جانتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اگر فلسفے میں تصورات کے ساتھ ساتھ لائحہ عمل کو بھی شامل کر لیا جائے تو اُسے نظریہ یا آئیڈیالوجی کہتے ہیں۔

''نظریہ عام طور پر کسی تہذیبی، سیاسی یا معاشرتی تحریک کے ایسے لائحہ عمل کو کہتے ہیں جو حقائق و واقعات کی روشنی میں کسی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جائے''۔

**نظریہ پاکستان کا مفہوم:**

عام طور پر نظریۂ پاکستان (آئیڈیالوجی آف پاکستان) اور اسلامی نظریۂ حیات (اسلامک آئیڈیالوجی) کو ہم معنی قرار دیا جاتا ہے۔ بلاشبہ اسلامی نظریۂ حیات نظریہ پاکستان کی اساس ہے۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ نظریۂ پاکستان سے مراد برصغیر جنوبی ایشیا کے تاریخی تناظر میں مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد پر ہندوؤں سے الگ قوم ہیں۔ اسلامی نظریۂ حیات کے مفہوم کی روشنی میں درج ذیل اصولوں کو نظریۂ پاکستان کے بنیادی عناصر قرار دیا جاسکتا ہے۔ نظریہ پاکستان کے عناصر درج ذیل ہیں،

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

1۔ اسلامی عقائد　2۔ اسلامی عبادات　3۔ قرآن اور اسوہ رسول اللہ کی روشنی میں قانون کی حکمرانی
4۔ عدلِ اجتماعی　5۔ اخوت و مساوات　6۔ رواداری

## نظریہ پاکستان علامہ اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں

علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے برصغیر کی مسلمان قوم کو جگایا نیز آپؒ نے مذہب کو قوم کی بنیاد قرار دیا۔ علامہ اقبال بلاشبہ برصغیر کے ان مسلمان رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو اللہ کی ریاست کا تصور دیا۔ آپ نے عقیدہ کو قوم کی بنیاد قرار دیا۔ پہلے پہل آپ ہندو مسلم اتحاد کے بہت بڑے حامی تھے لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری اور تعصب پسندی کی وجہ سے آپ اپنا نظریہ تبدیل کرنے پر مجبور ہو گئے۔

### 1۔ دوقومی نظریہ کی حمایت:

آپ نے خطبہ الٰہ آباد 1930ء میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تا کہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں اور ان دونوں قوموں میں کوئی ایک چیز بھی مشترک نہیں ہے۔ گزشتہ ایک ہزار سال سے مسلم قوم ہندوستان میں اپنی جداگانہ حیثیت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے نظریہ آزادی میں جو فرق ہے وہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو آپس میں ملا کر ایک الگ ریاست بنا دی جائے۔ برصغیر کے مسلمانوں کی بہتری کیلئے اس کے علاوہ کوئی دوسرا حل مجھے دکھائی نہیں دیتا۔“

### 2۔ ایک منظم اسلامی ریاست کا مطالبہ:

علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ ”ذاتی طور پر میری خواہش یہ ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے خواہ یہ سلطنت حکومت برطانیہ کے ماتحت رہ کر خودمختاری حاصل کرے، خواہ اس کے باہر مجھے نظر آتا ہے کہ شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی اور ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کر سکے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔“

### 3۔ مذہبی امتیاز کا خاتمہ:

برصغیر میں چونکہ دو الگ الگ نمائندہ قومیں آباد تھیں۔ لہٰذا علامہ اقبال مسلمانوں کو ایک بڑی اور الگ قوم کی حیثیت سے اُجاگر کرنا چاہتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے سیاسی، سماجی اور معاشی تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے الگ ریاست ہو اس مقصد کے لیے آپ نے فرمایا: ”میں اس خیال کا حامی رہ چکا ہوں کہ ملک سے مذہبی امتیاز ختم ہو لیکن اب میرے خیال میں قومی شخصیت کا تحفظ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے لیے بہتر ہے۔“

علامہ اقبالؒ کے افکار و خیالات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپؒ برصغیر کی سرزمین پر مسلمانوں کے لئے ایک الگ ریاست کا قیام ضروری تصور کرتے تھے اور ان کے ذہن میں ایک ایسی اسلامی مملکت کا تصور تھا جو ہر لحاظ سے اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہو اور وہاں مسلمان اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپ نے دوقومی نظریے کی وضاحت ایک شعر میں یوں کی ہے۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور
(اقبالؒ)

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

# سوالات کے مختصر جوابات

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے۔

**س1: نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2010)**

ج: نظریہ پاکستان سے مراد برصغیر (جنوبی ایشیاء) کے تاریخی تناظر میں مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد پر ہندوؤں سے الگ قوم ہیں یعنی وہ نظریہ جو برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کے حصول کے لئے قائم کیا۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد اسلامی عقائد، اسلامی عبادات، قانون کی حکمرانی، رواداری، مساوات، اخوت اور عدل وانصاف پر رکھی گئی ہے۔

**س2: قائداعظمؒ نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟**

ج: یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر قائداعظمؒ نے مغرب کے معاشی نظام پر کڑی تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ ''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کیلئے ناقابل حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیئے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

**س3: فلاسفی کی تعریف کریں؟ (لاہور بورڈ 10-2009ء)**

ج: تصور یا تصورات کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جو اتنا عام فہم اور عمومی ہو کہ زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہو، فلاسفی کہلاتا ہے۔ عموماً زندگی گزارنے کے نظریے کو بھی فلاسفی کا نام دیا جاتا ہے ترقی پسندیت، روایت پسندی اور اسلام فلسفہ کی مثالیں ہیں۔

**س4: ہندوستان میں اسلامی حکومت کی بنیاد کب اور کس نے رکھی؟ (لاہور بورڈ 2010)**

ج: 1206ء میں قطب الدین ایبک نے ہندوستان میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔

**س5: قائداعظمؒ نے قومیت کی کیا تعریف فرمائی؟ یا قائداعظم نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟**

ج: دوقومی نظریے کے سلسلے میں قائداعظمؒ نے فرمایا ''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کے لحاظ سے ایک الگ قوم ہیں اور اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی کامل ترین نشو ونما کریں اور اس مقصد کیلئے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں''۔

**س6: علامہ اقبال نے اپنے مشہور خطبہ الہٰ آباد میں کیا فرمایا؟ (لاہور بورڈ 2010)**

ج: آپ نے 1930ء میں الہٰ آباد کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ''مجھے ایسا نظر آ رہا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظّم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں''

**س7: اشاعت اسلام کے سلسلے میں پانچ بزرگان دین کے نام لکھیں۔ (لاہور بورڈ 2009ء اور 2010)**

ج: برصغیر پاک و ہند میں جن بزرگان دین نے اشاعت اسلام کے سلسلے میں خدمات سرانجام دیں ان میں حضرت علی ہجویریؒ عرف داتا گنج بخش، شیخ اسماعیل لاہوری، حضرت سخی سرورؒ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت بہاؤلدین زکریا ملتانیؒ، لال شہباز قلندرؒ (عثمان مروندیؒ)، حضرت مجدّد الف ثانیؒ (شیخ احمد سرہندیؒ)، شاہ عبداللطیف بھٹائی، حضرت مولانا محمد سلطان پوریؒ وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

**س8: حضورؐ نے عدل وانصاف کی بے شمار مثالیں چھوڑی ہیں۔ کوئی ایک مثال بیان کریں۔ (لاہور بورڈ 2010)**

ج: حضور اکرمؐ کا فرمان ہے ''جو قوم عدل وانصاف کو ترک کر دیتی ہے تباہی و بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔'' حضورؐ نے عدل وانصاف کی

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

بے شمار مثالیں چھوڑی ہیں جو کہ ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ بنو مخزوم کی فاطمہ نامی عورت کی چوری سے متعلق سزا کی معافی کی سفارش حضرت اسامہ بن زیدؓ سے سن کر آپؐ نے فرمایا ''تم سے پہلی قومیں اسی وجہ سے برباد ہوئیں کہ وہ چھوٹوں کو سزا دیتے اور بڑوں کو معاف کر دیتے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

**س9: توحید سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2010)**

ج: توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا خالق و مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے ارشاد ربانی ہے۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے''۔ توحید کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں یکتا مانیں، اسی کی عبادت کریں، اور کسی سے مدد نہ مانگیں، بلکہ اپنی حاجتوں اور ضروریات کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود اور دعا گو ہوں۔

**س10: عقیدہ رسالت سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2009ء)**

ج: عقیدہ رسالت سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں بھیجے ہیں اور ان پر ایمان لانا اور حضرت محمدؐ اس سلسلے کا آخری نبیؐ ماننا کہ آپؐ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے یہ عقیدہ لازم ہے۔

**س11: اسلامی نظریہ اقتدار اعلیٰ کیا ہے؟ یا اسلامی نظریہ اقتدار اعلیٰ سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2010)**

ج: اسلامی نظریہ اقتدار اعلیٰ سے مُراد یہ ہے کہ کسی بھی ریاست میں برسر اقتدار طبقہ جو بھی طاقت یا اختیارات استعمال کرتا ہے، وہ طاقت اور اختیارات اللہ تعالیٰ کے تفویض کردہ ہیں اور کوئی حکومت مطلق العنان نہیں بلکہ وہ اختیارات کو امانت کے طور پر استعمال کرتی ہے اور جوابدہی کا خیال رکھتی ہے۔ اسلامی حکومت یا ملک میں اگر کوئی قانون بنتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔ اور کوئی ایسا مسودہ یا قانون نہیں بنتا جو قرآن و سنت کی بنیادی تعلیمات کے منافی ہو۔

**س12: قرارداد لاہور 23 مارچ 1940ء میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے قائداعظمؒ نے کیا ارشاد فرمایا؟**

ج: قرارداد لاہور نے 23 مارچ 1940ء میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا: ''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں قوموں کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کیلئے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

**س13: تھیوری سے کیا مراد ہے؟**

ج: تصور یا تصورات کا ایسا مجموعہ جس میں کسی قدر عموم پایا جاتا ہو۔ یعنی عام فہم تصورات وغیرہ تھیوری کہلاتا ہے۔

**س14: نظریہ یا آئیڈیالوجی کی تعریف کریں۔**

ج: اگر فلسفے میں تصورات کے ساتھ ساتھ لائحہ عمل کو بھی شامل کر لیا جائے تو اسے نظریہ یا آئیڈیالوجی کہتے ہیں۔ **یا**
کسی بھی سیاسی، معاشرتی یا تمدنی تحریک کا ایسا لائحہ عمل جو واقعات اور حقائق کی روشنی میں کسی بھی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جائے نظریہ یا آئیڈیالوجی کہلاتا ہے۔ نیز عقائد اور لائحہ عمل کا مجموعہ بھی آئیڈیالوجی یا نظریہ کہلاتا ہے۔

**س15: 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد کے خطاب میں پاکستان کے بارے میں قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟**

ج: آپؒ نے فرمایا ''پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے اور شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے۔ ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہیں تا کہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق زندگی گزار سکیں''۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

**س16:** **یکم اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے قیام پاکستان کا کیا مقصد بتایا؟**
**(لاہور بورڈ 2010)**

ج: آپؒ نے فرمایا ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں جو ہماری تہذیب وتمدن کی روشنی میں پھلے پھولے، جہاں ہمیں معاشرتی انصاف اور اسلامی تصور حیات کو اجاگر کرنے کا موقع ملے۔

**س17:** **قائدِ اعظم نے پاکستانیوں کو باہمی تعصبات کے خاتمے کی کن الفاظ میں تاکید کی؟**

ج: قائدِ اعظمؒ نے پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔''

**س18:** **انگریزوں نے ہندوستان پر کس طرح قبضہ کیا؟**

ج: انگریزوں نے 1799ء میں میسور کے حکمران ٹیپو سلطان کو شہید کر کے میسور پر قبضہ کرنے کے بعد جنرل ولزلی نے نعرہ لگایا'' آج ہندوستان ہمارا ہے''۔ اور یوں انگریز پورے ہندوستان پر قابض ہو گئے۔

**س19:** **جہاد سے کیا مراد ہے؟**

ج: جہاد کا لفظ جہد سے نکلا ہے جس کے معنی کوشش کرنے کے ہیں جبکہ یہ دین کا حصار بھی ہے۔ اسلام میں جہاد سے مراد حق کی سربلندی اور مظلوموں کی دادرسی کی خاطر مال، جان کا ایثار اور قربانی جہاد ہے۔ جہاد کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں جن میں جہاد بالمال اور جہاد بالنفس ہیں اس کے علاوہ جہاد بالعلم، جہاد بالقلم بھی جہاد کی عام قسمیں ہیں۔ مومن کی پوری زندگی جہاد ہے جس میں وہ ہمیشہ برائی کے خلاف برسرِ پیکار رہتا ہے۔

**س20:** **قانون کی حکمرانی سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کی بنیاد کیا ہے؟**

ج: قانون کی حکمرانی اسلام کے اجتماعی نظام کی امتیازی خصوصیت ہے۔ اس کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ قانون کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے نیز قرآن اور وحی پر مبنی اسوۂ رسولؐ قانون کی بنیاد ہے۔ تمام لوگوں پر قانون کا نفاذ یکساں بنیادوں پر ہوتا ہے۔ چھوٹے بڑے حتیٰ کہ حکمران بھی اس قانون کے سامنے برابر ہیں۔ کوئی بھی شخص قانون سے بالاتر نہیں ہوتا۔

**س21:** **انگریزوں نے بنگال کو کس طرح فتح کیا؟** **(لاہور بورڈ 2009ء)**

ج: انگریزوں نے 1757ء کی جنگِ پلاسی میں نواب سراج الدولہ کو شکست دے کر بنگال پر قبضہ کیا پھر 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد پورے برصغیر پر قابض ہو گئے۔

**س22:** **اسلام برصغیر میں ایک سیاسی قوت کے طور پر کب ابھرنا شروع ہوا؟**

ج: اسلام 712ء میں محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے سیاسی اور تمدنی حیثیت سے ابھرنا شروع ہوا۔

**س23:** **اخلاقی انحطاط مسلمانوں کے زوال کا سبب تھا۔ واضح کیجیے۔**

ج: بادشاہ اور امراء عیش وعشرت میں پڑ کر ناکارہ ہو گئے تھے۔ حکمرانوں کے کردار میں وہ صفات ختم ہو گئیں تھیں جو ماضی میں حکمرانوں کی زندگی کا حصہ تھیں۔ بدنظمی، بدعنوانی اور رشوت ستانی عام تھی۔ جس کی وجہ سے ملک کی اخلاقی حالت تباہ ہو گئی تھی۔

**س24:** **جانشینی کے اصولوں کی عدم موجودگی مسلمانوں کے زوال کا اہم سبب تھی۔ وضاحت کریں۔**

ج: مسلمان حکومتوں میں تخت نشینی کا کوئی واضح اصول نہ تھا۔ جب ایک بادشاہ مرجاتا تو اس کے بیٹوں کے درمیان تخت نشینی کے لیے جنگ چھڑ جاتی تھی۔ تخت کے حصول کے لیے خانہ جنگیوں نے مسلم حکومت کو بہت کمزور کر دیا اور ایسی لڑائیوں میں کئی شہزادے، امراء اور تجربہ کار سپہ سالار جان سے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

ہاتھ دھو بیٹھتے۔

**س25: نئی ایجادات سے عدم واقفیت مسلمانوں کے زوال کا سبب تھی۔ واضح کریں۔**

ج: سترھویں اور اٹھارھویں صدی میں یورپ میں کئی علمی انقلاب آئے اور جدید علوم کے ذریعے نئے راستے تلاش کیے گئے۔ نئی ایجادات کے ذریعے مغربی دنیا میں سائنس نے طریقہ جنگ کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے بندوق اور توپ کا استعمال شروع کر دیا لیکن مسلمانوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی اور وقت کے تقاضوں کا ساتھ نہ دیا۔

**س26: بحری قوت کی عدم موجودگی سے مسلم حکومت ہندوستان میں زوال کا شکار ہوئی۔ واضح کریں۔**

ج: مغل حکمرانوں کے دور میں یورپی اقوام کے بحری بیڑے دنیا بھر کے سمندروں میں منڈلانے لگے لیکن مغل حکمرانوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی۔ مغلوں کی بحری قوت کی عدم موجودگی میں پرتگیزیوں، انگریزوں، اور فرانسیسیوں نے ساحلی علاقوں میں اپنے قدم جما لیے۔

**س27: اسلامی نظریہ اقتدار اعلیٰ قرآنی آیت سے واضح کریں۔**

ج: ''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکمران ہوں''

**س28: نظریہ پاکستان کے چار عناصر کے نام لکھیں۔**

ج: 1۔ اسلامی عقائد 2۔ اسلامی عبادات 3۔ قرآن اور اسوہ رسول اللہﷺ کی روشنی میں قانون کی حکمرانی
4۔ عدلِ اجتماعی 5۔ اخوت ومساوات 6۔ رواداری

**س29: محمد بن قاسم نے سندھ کو کب فتح کیا؟**

ج: محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو شکست دے کر 712ء میں سندھ کو فتح کیا اور یہاں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔

**س30: جنگ پلاسی کب لڑی گئی اور اس لڑائی میں کس مسلمان بادشاہ کو شکست ہوئی؟**

ج: جنگ پلاسی 1757ء میں لڑی گئی اور اس لڑائی میں انگریزوں نے نواب سراج الدولہ کو شکست دی اور بنگال پر قبضہ کر لیا۔

**☐ مندرجہ ذیل ہر سوال کے آخر میں چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

1۔ محمد بن قاسم نے سندھ کو کب فتح کیا؟
(الف) 712ء (ب) 812ء (ج) 710ء (د) 711ء

2۔ ہندوستان میں اسلامی حکومت کی بنیاد کس نے رکھی؟
(الف) شہاب الدین غوری (ب) محمود غزنوی (ج) اورنگزیب عالمگیر (د) قطب الدین ایبک

3۔ انگریزوں (ایسٹ انڈیا کمپنی) نے بنگال کو کب فتح کیا؟
(الف) 1757ء (ب) 1857ء (ج) 1657ء (د) 1739ء

4۔ برصغیر میں اشاعت اسلام کا باعث بنے۔
(الف) صوفیاء اور علماء (ب) سیاسی رہنما (ج) بادشاہ (د) لشکرِ اسلام

5۔ اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے۔
(الف) اللہ تعالیٰ (ب) پارلیمنٹ (ج) عوام (د) صدرِ مملکت

6۔ عقائد اور لائحہ عمل کا مجموعہ ہے۔
(الف) آئیڈیالوجی (ب) مساوات (ج) اخوت (د) قوم

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

7۔ قراردادِ لاہور (23 مارچ 1940ء) میں خطبہ صدارت کس نے دیا؟
(الف) لیاقت علی خاں (ب) مولوی فضلِ حق (ج) مولانا محمد علی جوہر (د) قائدِ اعظم

8۔ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور کس شخصیت نے دیا؟
(الف) سر سید احمد خان (ب) چوہدری رحمت علی (ج) علامہ اقبال (د) سر آغا خاں

9۔ برصغیر میں پاکستان کے نام سے ایک آزاد ریاست کا قیام کس صدی کا واقعہ ہے؟
(الف) انیسویں (ب) بیسویں (ج) اٹھارہویں (د) اکیسویں

10۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح ہوا۔
(الف) 5 مئی 1948ء (ب) 21 اپریل 1946ء (ج) یکم جولائی 1948ء (د) یکم مئی 1947

11۔ نظریہ پاکستان کی اساس ہے۔
(الف) اسلامی نظریہ حیات (ب) عیسائیت (ج) ہندومت (د) یک قومی نظریہ

12۔ اورنگ زیب عالمگیر نے وفات پائی۔
(الف) 1607ء (ب) 1707ء (ج) 1807ء (د) 1717ء

13۔ علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد کب دیا؟
(الف) 1930ء (ب) 1932ء (ج) 1934ء (د) 1936ء

14۔ محمود غزنوی نے کس صدی میں برصغیر پر سترہ حملے کیے؟
(الف) دسویں (ب) گیارہویں (ج) بارہویں (د) تیرہویں

15۔ اسلام کا پہلا رکن ہے۔
(الف) توحید و رسالت (ب) عقیدہ آخرت (ج) نماز (د) حج

16۔ قطب الدین ایبک نے برصغیر میں باقاعدہ اسلامی سلطنت کی بنیاد کب رکھی؟
(الف) 1207ء (ب) 1208ء (ج) 1206ء (د) 1200ء

17۔ محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو کب شکست دی؟
(الف) 712ء (ب) 1206ء (ج) 716ء (د) 812ء

18۔ نادر شاہ حکمران تھا۔
(الف) افغانستان کا (ب) ایران کا (ج) بنگال کا (د) عراق کا

19۔ جنگ آزادی لڑی گئی۔
(الف) 1857ء (ب) 1757ء (ج) 1675ء (د) 1767ء

20۔ احمد شاہ ابدالی حکمران تھا۔
(الف) عراق (ب) برصغیر (ج) افغانستان (د) ایران

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

21۔ اردو میں نظریہ کا لفظ کس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
(الف) مذہب (ب) تھیوری (ج) فلاسفی (د) آئیڈیالوجی

22۔ قرارداد پاکستان منٹو پارک لاہور میں منظور ہوئی۔
(الف) 1938ء (ب) 1939ء (ج) 1940ء (د) 1941ء

23۔ قائداعظم نے کب حکومت پاکستان کے افسروں سے خطاب کیا؟
(الف) 1948ء (ب) 1945ء (ج) 1946ء (د) 1947ء

24۔ دکن میں کس نے بغاوت کی؟
(الف) مرہٹوں نے (ب) سکھوں نے (ج) جاٹوں نے (د) راجپوتوں نے

25۔ نادرشاہ نے مغل حکومت کے وقار کا جنازہ نکالا۔
(الف) 1839ء (ب) 1739ء (ج) 1749ء (د) 1759ء

26۔ نادرشاہ نے کرنال کے مقام پر کس کو شکست دی؟
(الف) بہادر شاہ (ب) اورنگ زیب (ج) محمد شاہ رنگیلا (د) شاہ جہاں

27۔ انگریزوں نے بنگال پر کس کو شکست دے کر قبضہ کیا؟
(الف) نواب محمد خان جوگیزئی (ب) حیدر علی (ج) ٹیپو سلطان (د) نواب سراج الدول

28۔ انگریزوں نے کس کو شکست دے کر میسور پر قبضہ کیا؟
(الف) محمد شاہ رنگیلا (ب) بہادر شاہ ظفر (ج) نواب سراج الدولہ (د) ٹیپو سلطان

29۔ انگریزوں نے میسور پر قبضہ کیا۔
(الف) 1758ء (ب) 1799ء (ج) 1857ء (د) 1757ء

30۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے۔
(الف) جمہوری نظریہ (ب) نظریہ وحدت (ج) جدید مغربی نظریہ (د) اسلامی نظریہ حیات

31۔ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔
(الف) توحید و رسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) حج

32۔ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔
(الف) نماز (ب) حج (ج) روزہ (د) زکوۃ

33۔ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) حج (د) زکوۃ

34۔ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔
(الف) حج (ب) زکوۃ (ج) نماز (د) روزہ

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

35۔ گیارہویں صدی میں محمود غزنوی نے برصغیر پر حملہ کر کے کن علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کیا؟

(الف) پنجاب اور ملتان (ب) پنجاب اور بلوچستان (ج) ملتان اور آگرہ (د) دہلی اور آگرہ

36۔ انگریز برصغیر میں آئے۔

(الف) تجارت کی غرض سے (ب) حکومت کرنے (ج) کاروبار کرنے (د) سیر کرنے

37۔ سندھ کو 712ء میں کس نے فتح کیا

(الف) محمد بن قاسم (ب) محمد غوری (ج) سلطان محمود غزنوی (د) ٹیپو سلطان

38۔ مسلمانوں کو اپنی شاعری کے ذریعے آزادی کے لیے بیدار کیا

(الف) علامہ اقبال (ب) مرزا غالب (ج) ساحر (د) احمد فراز

39۔ جہاد نام ہے۔

(الف) جانوروں کی قربانی کا (ب) زکوۃ کا (ج) اولاد کی قربانی (د) مال و جان کی قربانی

40۔ شہاب الدین غوری نے وفات پائی۔

(الف) 1206ء میں (ب) 1030ء میں (ج) 1307ء میں (د) 1707ء میں

## جوابات

| | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1۔ | الف | 2۔ | د | 3۔ | الف | 4۔ | الف | 5۔ | الف | 6۔ | الف |
| 7۔ | د | 8۔ | ج | 9۔ | ب | 10۔ | ج | 11۔ | الف | 12۔ | ب |
| 13۔ | الف | 14۔ | ب | 15۔ | الف | 16۔ | ج | 17۔ | الف | 18۔ | ب |
| 19۔ | الف | 20۔ | ج | 21۔ | د | 22۔ | ج | 23۔ | د | 24۔ | الف |
| 25۔ | ب | 26۔ | ج | 27۔ | د | 28۔ | د | 29۔ | ب | 30۔ | د |
| 31۔ | ب | 32۔ | ج | 33۔ | د | 34۔ | الف | 35۔ | الف | 36۔ | الف |
| 37۔ | الف | 38۔ | الف | 39۔ | د | 40۔ | الف | | | | |

TopStudyWorld.com